استغاثہ بخدمت مولائے کائنات۔

(مصنفہ ناظرؔ خیامی)

پھر گل فشانیٔ لبِ خوباں ہے یا علیؑ
پھر آزمائشِ دلِ لرزاں ہے یا علیؑ

پھر کہہ رہا ہوں نظم و قصائد بہ طرحِ نو
پھر التفاتِ دستِ امیراں ہے یا علیؑ

پھر ہو رہی ہے خواہش صہبائے زندگی
پھر دل شریک بادہ پرستاں ہے یا علیؑ

پھر گیت گا رہی ہیں فضائیں بہ طرحِ نو
پھر آج کائنات غزل خواں ہے یا علیؑ

پھر دل ہجومِ شیخ و برہمن سے تنگ ہے
پھر جستجوئے کوہ و بیاباں ہے یا علیؑ

پھر جمع کر رہا ہوں چراغِ رہِ حیات
پھر آرزوئے جشنِ چراغان ہے یا علیؑ

پھر چاہتا ہوں جمع کروں نورِ زندگی
پھر اہتمامِ فصلِ بہاراں ہے یا علیؑ

پھر چاہتا ہوں زحمتِ شانہ کشی کی بھیک
پھر کا کلِ حیات پریشاں ہے یا علیؑ

پھر چاہتا ہوں آئے زمانے میں انقلاب
پھر طعنہ زن زبانِ امیراں ہے یا علیؑ

پھر ہو رہی ہے قلب و جگر میں خلش سوا
پھر دل کے پار ناخنِ پیکاں ہے یا علیؑ

پھر حدِّ اعتدال سے بڑھنے لگا ہے شوق
پھر اتصالِ سنبل وریحاں ہے یا علیؑ

پھر چھا رہا ہے ابر گہر بار ہر طرف
پھر اب نزولِ قطرۂ نیساں ہے یا علیؑ

پھر اُٹھ رہی ہیں کفر وضلالت کی آندھیاں
پھر اب صدائے شورشِ طوفاں ہے یا علیؑ

پھر نغمہ زن ہے بلبلِ سدرہٗ زہے نصیب
پھر باغ میں نوائے ہزاراں ہے یا علیؑ

پھر چاہتا ہوں جام میں کوثر کی موج مئے
پھر اجتماعِ بادہ گساراں ہے یا علیؑ

پھر چاہتا ہے وقت چمک ذوالفقار کی
پھر کفر کے حصار میں ایماں ہے یا علیؑ

پھر کھل رہے ہیں گلشنِ ہستی میں گل پہ گل
پھر عندلیبِ زیست غزل خواں ہے یا علیؑ

پھر آرہی ہے نکہتِ خلد بریں کی موج
پھر بالِ جبرئیل مگس راں ہے یا علیؑ

چھٹکی ہوئی ہے حسنِ تجلی سے کہکشاں
زلفِ فلک پہ تابشِ افشاں ہے یا علیؑ

کچھ اس قدر بڑھی ہے زمانے کی روشنی
اوجِ فلک پہ ماہِ پریشاں ہے یا علیؑ

اہلِ دول میں جشنِ چراغاں ہے یا علیؑ
مفلس کے دل کا داغ فروزاں ہے یا علیؑ

بدلا ہوا نظامِ گلستاں ہے یا علیؑ
ڈوبا ہوا فریب میں انساں ہے یا علیؑ

بدلا ہوا ہے رنگِ زمانہ کچھ اس قدر
ہر بادہ خوار صاحبِ ایماں ہے یا علیؑ

جس شرک کو مٹایا تھا حکمت سے آپ نے
وہ توسنِ حیات پہ جولاں ہے یا علیؑ

اجداد جن کے کہتے تھے نغمہ حرام ہے
محفل میں ان کی رقص نگاراں ہے یا علیؑ

اب زانوے صنم پہ سر واعظین ہے
زاہد بھی آج مائل عصیاں ہے یا علیؑ

لیتا نہیں ہے کوئی احادیث سے سبق
بازار میں تجارت قرآں ہے یا علیؑ

سلجھائیں کیسے شرعِ محمدؐ کی گتھیاں
جب مولوی فریب بداماں ہے یا علیؑ

جن کو فروغِ قوم سے مطلب نہیں ہے کچھ
ان پر نزولِ رحمتِ یزداں ہے یا علیؑ

پھر ڈھونڈھتا ہوں میثم تمار کی زباں
پھر جستجوئے ہمتِ سلماں ہے یا علیؑ

وہ قوم پھر رہی ہے رہِ کربلا سے آج
جس قوم پر حسینؑ کا احساں ہے یا علیؑ

یہ کم نہیں شرف کہ توصل سے آپ کے
ناظرؔ امامِ بادہ پرستاں ہے یا علیؑ

نعت

محترمہ تنظیم زہراء نقوی کنیزؔ اکبرپوری صاحبہ

کون لا سکتا ہے احمد کی قیادت کا جواب
دو جہاں میں ہے کہاں؟ ان کی رسالت کا جواب

دشمنوں کے ساتھ بھی ہر وقت ہے حسن سلوک
ہے یقینا غیر ممکن اس شرافت کا جواب

قول زریں پر فدا ہونے لگے ہیں جان ودل
کون دے گا اس فصاحت اس بلاغت کا جواب

آسماں تک سرنگوں ہے دیکھ کر رفعت تری
خلق میں ممکن نہیں تیری جلالت کا جواب

سنگ دل کیا پتھروں نے پڑھ لیا کلمہ ترا
بس میں دنیا کے نہیں تیری حکومت کا جواب

ساری دنیا کی نگاہیں آپ پر مرکوز ہیں
کیا کبھی ممکن نہیں ہے ایسی صورت کا جواب؟

دے گئے ہیں دولت قرآن وعترت مصطفی
دونوں عالم میں نہیں ہے ایسی دولت کا جواب

اے کنیزؔ صادقؑ آل نبیؐ یثرب کو چل
خلد میں رہنا بھی کب ہے اس سکونت کا جواب